بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. No. L. 5254

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

بحر جمعہ

۲۷ جمادی الاول ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۹/۱۴ | ۱۸ نبوت ۱۳۳۹ ھش | ۱۸ نومبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۶۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ لاہور

لاہور ۱۶ نومبر پونے آٹھ بجے شام۔ آج حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حکومت پاکستان نے بھی نہری پانی کے معاہدے کی توثیق کر دی

صدارتی کابینہ نے سرگودھا ڈویژن قائم کرنے کے حکم کی منظوری دے دی

راولپنڈی ۱۷ نومبر۔ حکومت پاکستان نے کل بھارت سے نہری پانی کے معاہدے کی توثیق کر دی۔ اس معاہدے پر کراچی میں ۱۹ ستمبر کو دستخط ہوئے تھے۔ بھارت بھی اس معاہدے کی توثیق کر چکا ہے۔ پاکستان کی طرف سے معاہدہ کی توثیق کا اعلان کل کابینہ کے اجلاس کے بعد کیا گیا۔ اجلاس کی صدارت وزیر خارجہ پاکستان مسٹر منظور قادر نے کی کابینہ نے توثیق کی دستاویز کے تبادلے کی بھی منظوری دے دی ہے۔

بجلی۔ ایندھن اور قومی وسائل کی وزارت کے سکرٹری مسٹر جی معین الدین اس مہینے کے آخر تک نئی دہلی جائیں گے۔ جہاں وہ بھارت سے معاہدہ کی توثیق کے کاغذات کا تبادلہ کریں گے۔ نہری پانی کے معاہدہ کے تحت جو مستقل کمیشن قائم ہونا ہے اس کی تفصیلات طے کرنے کے لئے بھی مسٹر جی معین الدین بھارتی حکومت سے بات چیت کریں گے۔ یاد رہے معاہدہ کے لئے عالمی بنک کے زیر اہتمام جو بات چیت ہوتی رہی ہے مسٹر جی معین الدین اس میں پاکستانی وفد کے قائد تھے۔ کابینہ نے کل ایک صدارتی حکم کے مسودہ کی منظوری دی۔ یہ حکم سرگودھا ڈویژن قائم کرنے کے متعلق صوبائی نظم و نسق کی تنظیم نو کمیشن کی سفارشات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے نافذ کیا جانے والا ہے۔ سرگودھا ڈویژن میں سرگودھا، میانوالی، لائلپور اور جھنگ کے اضلاع شامل ہوں گے۔ اس سرگودھا ڈویژن کے قیام کی تاریخ کا اعلان عنقریب کر دیا جائے گا۔

یوجین بلیک امریکہ کے وزیر خارجہ ہوں گے؟

نیویارک ۱۷ نومبر "نیویارک ٹائمز" نے اس یقین دہانی پر اطمینان کا اظہار کیا ہے کہ امریکہ کے صدر منتخب مسٹر جان کینیڈی کسی ایسے شخص کو وزیر خارجہ مقرر کریں گے جو اعلیٰ اصل حیثیتوں کا مالک ہوگا۔ "نیویارک ٹائمز" نے اس عہدے کے لئے مسٹر چیسٹر باؤلز کو ناموزوں قرار دیا ہے۔

"ٹائمز" نے لکھا ہے کہ اس عہدے کے لئے عالمی بنک . . . . کے صدر مسٹر یوجین بلیک سرفہرست ہیں جنہیں مختلف ملکوں کے ممتاز افراد مثلاً صدر ناصر، صدر ٹیٹو اور پاکستان کے صدر ایوب خان بے حد عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس اخبار کی رائے میں نظر انتخاب جن لوگوں پر پڑ سکتی ہے ان میں ایڈلائی سٹیونسن، ایورل ہیری مین، سینیٹر فل برائٹ، سینیٹر مینس فیلڈ اور مسٹر ڈین رسک شامل ہیں۔

عالمی بنک کی رکنیت سے کیوبا کی علیحدگی

واشنگٹن ۱۷ نومبر۔ واشنگٹن سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کیوبا عالمی بنک کی رکنیت سے الگ ہو گیا ہے بنک کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ کیوبا کی حکومت کی طرف سے بنک کی رکنیت سے علیحدگی کا تحریری اعلان کل موصول ہوا تھا جس کے بعد یہ کارروائی کی گئی ہے۔

ربوہ میں سکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن کے زونل ٹورنمنٹ کا پہلا روز

تعلیم الاسلام کالج کی والی بال اور فٹ بال کی ٹیمیں فائنل میں پہنچ گئیں

ربوہ ۱۷ نومبر۔ کل یہاں تعلیم الاسلام کالج گراؤنڈز میں سکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن کے فٹ بال والی بال اور باسکٹ بال کے زونل ٹورنامنٹس (سرگودھا زون) کا آغاز ہوا۔ ان ٹورنامنٹس کا افتتاح جن میں ٹی۔ آئی کالج کے علاوہ گورنمنٹ کالج جھنگ۔ گورنمنٹ کالج سرگودھا اور گورنمنٹ کالج میانوالی کی ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے فرمایا۔ کل ٹورنامنٹ کے پہلے روز والی بال اور فٹ بال کے دو دو میچ ہوئے۔ والی بال کے میچ ٹی۔ آئی کالج ربوہ اور گورنمنٹ کالج سرگودھا نے جیتے اور فٹ بال کے دونوں میچوں میں جیت تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور گورنمنٹ کالج جھنگ کی رہی۔ آج ان دونوں ٹیموں کے درمیان فائنل میچ کھیلے جا رہے ہیں۔

والی بال

والی بال کا پہلا میچ ٹی۔ آئی کالج ربوہ اور گورنمنٹ کالج جھنگ کے درمیان ہوا۔ اس میں تین گیم کھیلے گئے۔ ان میں سے دو گیم جیت کر ٹی۔ آئی کالج ربوہ فاتح قرار پایا۔ تینوں گیموں کا سکور علی الترتیب حسب ذیل رہا۔

۱۵-۹، ۱۰-۱۵، ۱۵-۱۴

اس میچ میں ٹی۔ آئی کالج کے غلام رسول اور ممتاز احمد نے بہت اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

درخواست دعا

مکرم و محترم ملک عزیز احمد خان صاحب مبلغ انڈونیشیا کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپ وہاں شدید طور پر بیمار ہیں اور برائے علاج ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

مراکش نے روسی امداد کی پیشکش قبول کر لی

رباط ۱۷ نومبر۔ مراکشی حکومت کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مراکش نے سوویٹ روس سے امداد حاصل کرنے کی پیشکش قبول کر لی ہے۔

ضروری تصحیح

مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۶۰ء کے الفضل میں صفحہ ۲ پر "اسلام اور سیاست" کے زیر عنوان جو مقالہ افتتاحیہ شائع ہوا ہے۔ اس کے آخری کالم میں آخری تین سطروں کی عبارت سہو کتابت سے غلط شائع ہو گئی ہے جس سے مفہوم بدل جاتا ہے۔ اصل عبارت درج ذیل ہے۔

"احمدیت صرف اس غرض کے لئے کھڑی ہوئی ہے کہ مسلمانوں کی دینی حالت کو درست کرے۔ اور انہیں ایک رشتہ میں پروئے۔ تاکہ وہ مل کر اسلام کے دشمنوں کا اخلاقی اور روحانی ہتھیاروں سے مقابلہ کر سکیں۔"

قارئین کرام تصحیح فرمالیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ نومبر ۶۲ء

اللہ تعالیٰ کی صفت

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے آغاز میں ہی سورہ فاتحہ میں اپنی چار صفات بیان فرمائی ہیں۔ سب سے پہلی صفت رب العلمین ہے یعنی اللہ تعالیٰ تمام عالموں کا پالنے والا ہے اس کی وسعت انسانی قیاس سے باہر ہے۔ کیونکہ آج تک کائنات کے مختلف عالموں کے متعلق بھی جو کچھ انسان معلوم کر سکا ہے وہ حقیقت کے مقابلہ میں صفر کے برابر بھی نہیں ہے۔ چنانچہ دنیا کے بڑے بڑے علامہ حیثیت کے لوگوں نے یہی اقرار کیا ہے کہ وہ اس عظیم الشان غیر محدود کارخانہ کائنات کا کوئی علم حاصل نہیں کر سکے جتنا کوئی شخص علم میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اسکے علم کی انتہا یہی ہوتی ہے کہ وہ اقرار کرتا ہے کہ اس نے کچھ بھی علم حاصل نہیں کیا۔

کم ظرف نشمندانوں کو جانے دیجئے کم ظرفی تو زندگی کے ہر شعبہ میں پائی جاتی ہے۔ جیسا کہ اردو میں ضرب المثل ہے تھوتھا چنا باجے گنا۔ یعنی جو لوگ تنگ ظرف ہوتے ہیں اور اندر سے دراصل کھوکھلے ہوتے ہیں ان کو تھوڑا سا فخر بھی پھیلا کر بلبلا بنا دیتا ہے۔ جو ہوا کی ایک ٹھیس سے ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے لیکن وہ لوگ جو گہری سمجھ رکھتے ہیں اور جو فطرت کی گہرائیوں میں غوطہ زنی کرتے ہیں انہوں نے نہایت غیر مبہم الفاظ میں اپنی بے علمی کا اعتراف کیا ہے۔ اور جتنا انہوں نے جستجو اور تجسس سے کام لیا ہے اتنا ہی ان کو یقین ہوا ہے کہ بقول حافظ شیرازی ع

کہ کس نہ کشود ونکشاید بہ حکمت ایں معمارا

اس طرح جب اللہ تعالیٰ اپنی صفت رب العالمین بیان کرتا ہے تو ہم اس کا کوئی اندازہ نہیں کر سکتے اور نہ اس کی وسعتوں کی پیمائش کر سکتے ہیں۔ تاہم اجمالی طور پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ تمام کائنات اللہ تعالیٰ ہی نے خلق کی ہے اور اس کی پرورش۔ قیام اور نمود اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے۔ اسی نے جمادات نباتات اور حیوانات میں وہ باتیں رکھی ہیں جو ان کے ساتھ مخصوص ہیں۔ پھر ہم کو یہ بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ وہی حیوانات سے بھی بالا انسان میں زندگی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اور انسان میں حیوانیت سے بالا جو سوجھ بوجھ ہے جو مستقبل کا تصور اور مصلحت اندیشی سے کام کرنے کی صفت ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی نے اس میں رکھی ہے اور وہی اس کی پرورش بھی کرتا ہے۔ جمادات۔ نباتات اور حیوانات میں جو خصوصی فروق ہیں وہ اسی نے رکھے ہیں۔ اور یہ کائنات کی بوقلمونیاں اور مختلف عناصر کی ذاتی خصوصیات کو وہی قائم کرتا اور قائم رکھتا ہے۔

الغرض اجمالی طور پر ہم جو کچھ کائنات کا اندازہ کرتے ہیں اس سے یہ بھی اندازہ کر سکتے ہیں کہ کائنات کے مختلف عناصر کی خصوصیات اتنی وسیع ہیں کہ وہ ہماری عقل میں ہمارے تصور میں سما نہیں سکتیں اس لئے ہم صرف اجمالی طور پر یہ سمجھ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے۔ مگر تفصیلی طور پر ہم نہ تو ان مختلف عالموں کا علم حاصل کر سکتے ہیں۔ اور نہ ان حکمتوں کو سمجھ سکتے ہیں۔

آج انسان کو یہ ناز ہے کہ اس نے سائنس میں بڑی ترقی کر لی اور علم ریاضی سے کائنات کے بہت سے مستند سی اصول معلوم کر لئے ہیں۔ لیکن کوئی بڑے سے بڑا سائنسدان بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس نے حتمی طور پر ایک ہی شئے کے متعلق پورا پورا علم حاصل کر لیا ہے۔ بے شک ہم نے ہائیڈروجن کے جزو لاینجزا کو پھاڑ کر قوت کا ایک بے پناہ خزانہ محسوس کر لیا ہے۔ مگر ہم ابھی تک یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ قوت کس طرح اس ذرہ ناچیز میں مجتمع کی گئی ہے۔ الغرض جتنا جتنا ہم علم حاصل کرتے ہیں ہمارے سامنے ایک حل کے مقابلہ میں لاتعداد گتھیاں ایسی آجاتی ہیں جن کو ہماری عقل دیکھ کر حیرت میں ڈوب جاتی ہے اور آخر ہمیں کہنا پڑتا ہے۔ کہ ؎

سمجھ لیا ہے نرا راز طلسم جہاں
کہ راز جتنے کھلے اور راز ہو جائے

الغرض ہمیں صرف اتنی عقل میسر ہے کہ ہم سمجھ سکیں کہ ہم صرف اپنی عملی زندگی میں تو اس سے کسی قدر رہنمائی پا سکتے ہیں اور زندگی کی حقیقت کو نہیں پا سکتے عقل سے ہم صرف یہ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کائنات بے شمار حکمتوں پر مبنی ہے۔ مگر ان حکمتوں کی اصلیت کو نہیں پا سکتے۔ جب روس نے پہلا سپٹنک فضا میں بھیجا تو ایک روسی نے خروشیف کو ایک نہایت دلچسپ خط بھیجا جس میں اس نے لکھا کہ اگر تم نے چند مادہ کے ٹکڑے چاند کی سطح میں گرا دیئے ہیں تو مجھے اس سے کیا غرض ہے مجھے تو کھانے کے واسطے روٹی بھی نصیب نہیں ہوتی۔ جتنا روپیہ تم نے سپٹنک میں خرچ کیا ہے اتنے روپیہ سے مجھ جیسے لاکھوں آدمیوں کا پیٹ بھر سکتا ہے۔ آخر اتنا روپیہ اور وقت خرچ کر کے کونسا تیر تم نے مار لیا ہے۔ گویا وہی عقل کا وہ کارنامہ جس سے دنیا حیرت زدہ ہے۔ کائنات کے ایک معمولی سے واقعہ کے مقابلہ میں محض ایک بچوں کا کھیل معلوم ہوتا ہے۔

دراصل یہ کائنات بھی عالموں کا محض ایک ٹکڑا ہے۔ اس سے پرے خدا جانے کیا کیا عالم ہیں جن کا ہماری عقل تصور بھی نہیں کر سکتی۔ ہم جو چاند میں دہات کا ایک ٹکڑا بھیج کر اترا رہے ہیں اگر صرف از تمام عالموں کا تصور بھی کریں جو ہمیں بظاہر محسوس ہوتے ہیں تو اس کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم اس ایک علیہ کی حقیقت بھی نہیں سمجھ سکتے جس سے ہمارا خیال ہے کہ تمام زندگی بنتی ہے بے شک چاند میں ہم ایک مشین اتار سکے ہیں لیکن ہم ایک چیونٹی کی زندگی کی ماہیت کو بھی ابھی نہیں سمجھ سکے۔

سچ تو یہ ہے کہ ہم مٹی کے ایک ذرے کو بھی کما حقہ نہیں سمجھ سکے۔ چہ جائیکہ ہم زمین۔ چاند، سیاروں۔ ستاروں اور سورجوں کی ماہیت پر عبور حاصل کر سکیں ایسے ستارے بھی اس کائنات میں ہیں جن کی روشنی بھی ہم تک ابھی نہیں پہنچی پھر کروڑوں سال پہلے ایسے بھی ستارے تھے جو اب موجود نہیں ہیں لیکن ہماری آنکھیں دیکھتی ہیں۔ کہ وہ موجود ہیں اگرچہ ان کو مٹے کروڑوں سال گذر چکے ہیں۔

اب ذرا غور فرمائیے کہ "رب العالمین" کے کیا معنی ہیں۔ اس ایک صفت سے اللہ تعالیٰ کی سورہ فاتحہ میں باقی تین بیان کردہ صفات کا بھی اندازہ کیجئے۔ وہ رحمٰن ہے۔ وہ رحیم ہے اور وہ مالک یوم الدین ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے صرف اپنی وہ صفات بیان فرمائی ہیں جو انسانی زندگی سے قریبی کا تعلق رکھتی ہیں۔ اس نے بتایا ہے کہ میں تمہاری زندگی کا پروردگار ہوں اور میں نے تمہاری زندگی کے لئے پہلے سے ہی ایسے سامان مہیا کر رکھے ہیں کہ ان کے بغیر تم زندہ نہیں رہ سکتے پھر میں نے تم کو عقل دی ہے تاکہ تم ان سامانوں میں سے وقت اور ماحول کے مطابق سامان لے کر اپنی زندگی کے لئے استعمال کرو۔ میں تمہارے کاموں کے بہترین صلے دوں گا۔ میری ہدایت کے مطابق کرو گے تو میری عنایات اور رحم و کرم کے حقدار ہو گے۔ تاہم میں انصاف کے دن کا بھی مالک ہوں اگر تم نے نافرمانی کی تو اس کی پاداش بھی پاؤ گے۔ تمہاری نیکیوں اور تمہاری بدیوں کی جزا سزا میں دوں گا۔

الغرض اللہ تعالیٰ کی ان چاروں صفات کے اندر انسانی زندگی کے تمام معاملات مہد سے لے کر لحد تک اور لحد سے لے کر قیامت تک کے متعلق آجاتے ہیں اس طرح سورۃ فاتحہ میں تمام قرآن کریم کا خلاصہ درج آگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں رب العالمین ہوں اس لئے اپنی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے جو کچھ طلب کرو مجھ سے کرو میں نے جو سامان مہیا کئے ہیں۔ ان سے میری ہدایات کے مطابق استفادہ کرو۔ یاد رکھو کہ جو کام بھی تم کرو گے اس کا حساب بھی ہو گا۔

تاہم اللہ تعالیٰ یہی کہہ کر خاموش نہیں ہو جاتا بلکہ وہ سورہ فاتحہ میں آگے فرماتا ہے:-

اھدنا الصراط المستقیم
صراط الذین انعمت
علیھم غیر المغضوب
علیھم ولا الضالین۔

جہاں اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ میری فرستادہ ہدایات کے مطابق چلو وہاں وہ ہماری کمزوری کو بھی جانتا ہے اور جانتا ہے کہ ہماری عقل ہم کو گمراہ کر سکتی ہے اگر ہم صرف عقل کے بھروسہ پر چلیں گے جو ایک محدود چیز ہے تو اس کا خطرہ ہے کہ ہم سیدھی راہ سے بھٹک جائیں اور گمراہ ہو جائیں۔ اسلئے اللہ تعالیٰ اس کا بھی خود ہی طریقہ بتاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے ہوتے ہوئے بھی اسکی خاص رہنمائی کے محتاج ہیں۔ اسلئے ہمیں محض اپنی عقل پر بھروسہ کر کے ان ہدایات کو لے کر بیٹھ نہیں جانا چاہیئے بلکہ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرنی چاہیئے کہ ہمیں اپنی ہدایات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم اس جنت کے راستہ پر پڑ جائیں۔ جو اس نے کامران زندگی کے لئے تیار کی ہوئی ہے بے شک اللہ تعالیٰ نے انسان کو احسن تقویم میں پیدا کیا ہے۔ لیکن بغیر ایمان اور اعمال صالح کے اسفل سافلین کے گڑھے میں ہر وقت گرنے کا اندیشہ ہے اور ایمان اور اعمال صالح بغیر اللہ تعالیٰ کی مدد کے حاصل

(باقی صفحہ ۸ پر)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ

اپنے بھائی کے لئے بھی وہی پسند کرو جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو

اس حدیث نبوی میں اصلاح اعمال اور قیام امن کا ایک اعلیٰ درجہ کا گُر بیان کیا گیا ہے

فرمودہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

قسط نمبر ۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے:

تم جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچے نبی ہونے کی دلیل پیش کرتے ہو تو یہی کہتے ہو کہ

لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین

یہ قرآن کریم کی آیت ہے مگر یہ آیت کیا ہے

یہ فطرت کی آواز ہے

کیا دنیا کا کوئی حاکم یہ برداشت کر سکتا ہے کہ کوئی شخص جھوٹ موٹ اس کی طرف ایسی باتیں منسوب کردے، جو اس نے نہ کہی ہوں۔ وہ تو جھٹ ایسے آدمی کی گرفتاری کا حکم دے دے گا۔ پھر خدا تعالیٰ یہ کس طرح برداشت کر سکتا ہے۔ کہ ایک شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے کوئی بات نہ کہی ہو۔ وہ لوگوں سے کہتا پھرے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے آج یہ کہا ہے۔ اور یہ حکم دیا ہے۔ یا یہ خوشخبری دی ہے۔ غرض یہ دلیل بھی ایسی ہے جو ضمیر کی آواز کے مطابق ہے۔ اور جو دلیل ضمیر کے مطابق ہو۔ وہ انسان کے لئے آخری حجت ہوا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

انہ لقرآن کریم فی کتاب مکنون (واقعہ ۴۶)

اگر میرا کلام صرف کاغذوں پر ہوتا تو اس کا اثر اور نفوذ بالکل محدود ہوتا۔ مگر اس کا ایک نسخہ دماغ انسانی میں بھی رکھ دیا گیا ہے۔ اور وہی تعلیم جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہے انسانی دماغ کے اندر بھی رکھی گئی ہے۔ جب کسی شخص کو خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہو تو انسانی دماغ اس کی تصدیق کرتا ہے گویا

دوسرے لفظوں میں یوں کہنا چاہیئے کہ جو تعلیم اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اتاری وہ پیدائش کے وقت ہر انسان کے ضمیر میں رکھ دی گئی ہے۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ نصف شریعت نبی پر الہام اور وحی کی شکل میں نازل ہوتی ہے۔ اور نصف شریعت انسان کے ضمیر میں رکھ دی جاتی ہے۔ اور ان دونوں کے مل جانے سے کامل شریعت بن جاتی ہے۔ پس انسانی فطرت اور ضمیر

سب سے بڑی دلیل صداقت

ہے اور اس کا احترام بھی ضروری ہوتا ہے۔ مگر آج کل بہت سے لوگ ضمیر کو کچلتے جا رہے ہیں۔ کسی ہندو کو زبردستی کلمہ پڑھانا بھی اس کی ضمیر کو کچلنا ہے۔ لوگ زبردستی کلمہ پڑھا کر یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہم نے اچھا کام کیا ہے۔ حالانکہ جب تک وہ یہ سمجھتے ہیں شیطان مارا نہیں جا سکتا۔ اور پھر جبراً کلمہ پڑھانا نہ تو پڑھنے والے کو اور نہ پڑھانے والے کو کسی اجر اور ثواب کا مستحق بنا سکتا ہے۔ اس پر انسان کو اتنی ہی غیرت ہونی چاہیئے جتنی کہ ہندو اگر کچھ مسلمانوں کو جبراً ہندو بنالیں تو تم غیرت دکھا سکتے ہو۔ غرض تمام مناقشات کو دور کرنے اور ملک میں امن قائم کرنے کا سوائے اس کے اور کوئی علاج نہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی

اس حکمت بھری حدیث پر عمل کیا جائے

کہ لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ۔ جب تک اس پر عمل نہیں ہوتا امن قائم نہیں ہو سکتا

ایک دوست نے سوال کیا کہ کذب اور توریہ میں کیا فرق ہے؟

حضور نے فرمایا:۔

یہ ایسا سوال ہے جو کئی دفعہ پہلے بھی مجھ سے کیا جا چکا ہے۔ اور یہ سوال بڑی کثرت سے لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتا ہے، حالانکہ ہر شخص روزانہ اس سوال کو خود حل کرتا ہے۔ فرض کرو ایک شخص رستہ میں جا رہا ہے۔ اس کا کوئی دوست اسے ملتا ہے، اور وہ پوچھتا ہے کہ آپ کدھر جا رہے ہیں۔ تو کیا وہ کھڑے ہو کر اپنے جانے کا سارا سبب بیان کرنے لگ جاتا ہے۔ کہ میری بیوی یا فلاں رشتہ دار اتنے عرصہ سے فلاں مرض میں مبتلا ہے۔ اور اس کے لئے بٹالہ یا امرتسر یا قادیان کے کسی حکیم نے فلاں نسخہ تجویز کیا ہے۔ پہلے تو میں نے فلاں فلاں پنساری سے ان دواؤں کا پتہ کیا۔ مگر وہاں سے نہیں مل سکیں۔ اس لئے اب فلاں دوکان پر جا رہا ہوں؟ نہیں بلکہ وہ ایک مختصر سا جواب دے کر کہ میں ایک ضروری کام کے لئے جا رہا ہوں گزر جاتا ہے۔

اسی کا نام توریہ ہے

کیونکہ اگر وہ پوچھنے والے کے جواب میں کھڑے ہو کر تفصیل سے بیان کرنا شروع کر دے۔ تو اس کے اصل کام میں حرج واقعہ ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے مجبوراً اسے مختصر سا جواب دینا پڑتا ہے۔ کہ میں ایک ضروری کام کے لئے جا رہا ہوں۔ اور دنیا میں ہر روز ایسا ہی ہوتا ہے۔ کہ بعض معاملات میں ساری صداقت کو بیان کرنا غیر ضروری ہوتا ہے۔ اور اس صداقت کا اخفاء ہی ضروری سمجھا جاتا ہے۔ دنیا میں ہر مذہب کے لوگوں کو ہر روز اس قسم کے واقعات پیش آتے رہتے ہیں جن میں ان کو مجبوراً صداقت کو چھپانا پڑتا ہے۔ اور وہ شرم و حیا کی وجہ سے یا اختصار اور مصلحت کے پیش نظر ساری صداقت کو بیان ہی نہیں کر سکتے۔ اسی کا نام توریہ ہے۔ اور بعض مواقع تو اس قسم کے پیش آجاتے ہیں۔ کہ انسان صداقت کو بیان کر ہی نہیں سکتا۔ مثلاً فرض کرو ایک شخص اپنے گھر میں بیٹھا اپنی بیوی سے محبت کر رہا تھا۔ وہ کسی کام کے لئے گھر سے باہر نکلا۔ تو اچانک اس کا کوئی دوست سامنے آگیا۔ اور اس نے پوچھا کیا کر رہے تھے۔ تو اب وہ شخص سوائے اس کے کہ یہ کہہ دے کہ میں گھر میں بیٹھا ہوا تھا اور کیا کہہ سکتا ہے۔ وہ یہ تو نہیں بتا سکے گا۔ کہ میں اپنی بیوی سے محبت کر رہا تھا۔ وہ مجبور ہو گا کہ صداقت کو ضرورتاً چھپائے اور مختصر سے جواب پر اکتفا کرے کہ میں گھر میں بیٹھا ہوا تھا۔ کیا کوئی شخص ایسے مواقع پر کہہ سکتا ہے۔ کہ میں اپنی بیوی سے محبت کر رہا تھا۔ پس اس شخص کے شرم و حیا کے پیش نظر یہ کہنے پر کہ میں گھر میں بیٹھا ہوا تھا یا کوئی ضروری کام کر رہا تھا۔ کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس نے جھوٹ بولا۔ پس ہر وہ واقعہ یا صداقت جس کو ضرورتاً شرم و حیا یا مصلحت اور اختصار کے پیش نظر چھپایا جائے توریہ کہلاتا ہے اور ہر وہ بات جو خلاف واقعہ پیش کی جائے جھوٹ اور کذب ہے اس کے علاوہ اور بھی کئی ایسے مواقع پیش آتے رہتے ہیں جن میں

صداقت کو چھپانا پڑتا ہے

اور تم میں سے کوئی بھی نہیں جو اس پر عملاً کاربند نہ ہو۔ بعض دفعہ شرم کی وجہ سے بعض دفعہ ضرورت کی وجہ سے اور بعض دفعہ مصلحت کی وجہ سے اصلیت کو پردہ اخفاء میں رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ اور ہندو عیسائی سکھ اور دوسرے تمام دنیا کے لوگ روزانہ اس پر عمل کرتے ہیں۔ کیونکہ اس کے بغیر گزارہ ہی نہیں ہو سکتا۔ فرض کرو ایک شخص کے باپ کو نمونیہ ہو گیا ہے اور وہ ایسے مرحلے پر پہنچ چکا ہے کہ اگر اس کے علاج کے لئے پانچ منٹ کے اندر اندر وہ دوائی مہیا نہ کی گئی جو ڈاکٹر نے تجویز کی ہے۔ تو وہ مر جائے گا۔ تو وہ شخص گھر سے نکل کر کسی پنساری یا انگریزی دواؤں کی دوکان کی طرف بھاگ پڑتا ہے۔ راستے میں ایک دوست ملتا ہے اور پوچھتا ہے کہ آپ کدھر بھاگے جا رہے ہیں۔ اب کیا وہ کھڑے ہو کر یہ بیان کرنا شروع کردے گا۔ کہ آج سے اتنے دن پہلے میرے والد صاحب جو اتنے عرصہ سے کمزور چلے آتے ہیں سحری کے وقت جبکہ سخت سرد ہوا چل رہی تھی ننگے سر اور ننگے پاؤں باہر نکلے۔

تو ان کو نمونیہ ہو گیا۔ اس پر فلاں ڈاکٹر کو بلوایا گیا مگر کچھ افاقہ نہ ہو سکا۔ اس کے بعد فلاں ڈاکٹر صاحب کو بلوایا گیا جو انگلینڈ کے علاوہ افریقہ بھی رہ چکے ہیں اور ان کے علاج سے فلاں فلاں مریض صحتیاب ہو چکے ہیں۔ اب ان کا علاج شروع ہے انہوں نے فلاں دوائی تجویز کی ہے۔ اب میں وہ دوائی لانے کے لئے بھاگا جا رہا ہوں" اتنے میں تو اس کے باپ کا دم نکل چکا ہوگا لیکن یقیناً وہ یہی مختصر سا جواب دے کر گذر جائے گا کہ میں

ایک ضروری کام کے لئے جا رہا ہوں

اور یہی توریہ کہلاتا ہے۔ پس مجھے تو اس میں شک اور شبہ والی کوئی بات نظر نہیں آتی اور مجھے یقین ہے کہ تم میں سے ہر شخص روزانہ اس پر عمل کرتا ہے۔ تم اگر ایک صندوق دکھائے جا رہے ہو جس میں تم نے دس پندرہ یا بیس ہزار روپیہ رکھا ہوا ہے۔ اور کوئی اجنبی شخص تم سے پوچھے کہ اس میں کیا ہے؟ تو کیا تم اس کو بتا دو گے کہ اس میں دس ہزار روپیہ رکھا ہوا ہے۔ تو یقیناً اسے یہی جواب دو گے کہ اس میں کچھ مال ہے اور تمہارا اس طرح کہنا توریہ کہلائے گا کذب نہیں کہلائے گا۔ ریل میں سفر کرتے وقت تم اپنے مال کو دوسروں کی نظروں سے چھپا کر رکھتے ہو کبھی بنچ کے نیچے اپنے پاؤں کے پیچھے رکھتے ہو۔ کبھی ایک قیمتی چیز کو چوروں کی نظر سے محفوظ رکھنے کے لئے تم کسی بالکل معمولی سے کپڑے یا کاغذ میں ملفوف کرتے ہو۔ یہ سب باتیں توریہ میں داخل ہیں اور یہ کم و بیش ہر مذہب اور قوم کے لوگ کرتے ہیں۔ کیا کوئی ایسا شخص بھی ہو سکتا ہے جو دس پندرہ ہزار روپیہ ساتھ لے کر سفر کر رہا ہو اور وہ سارے کے سارے نوٹ ساتھ والے مسافروں کو دکھاتا پھرے۔ وہ ایسا کبھی نہیں کر سکتا۔ وہ تو ہمیشہ یہی کوشش کرے گا کہ دوسرے لوگوں کو پتہ ہی نہ لگ سکے کہ اس کے پاس کچھ رقم ہے اور

یہی چیز توریہ کہلاتی ہے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب جنگ کے لئے نکلتے تھے تو دشمن کو خبر تک نہ ہوتی تھی۔ کیا ایسا کام کرنے سے پہلے ڈھول بجا بجا کر منادی کرنی چاہئے تھی کہ ہم آ رہے ہیں۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق تو یہاں تک آتا ہے کہ آپ جب کسی مہم کے لئے روانہ ہوتے تھے تو اکثر صحابہؓ تک کو یہ معلوم نہ ہوتا تھا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں۔ اس کا نام بھی توریہ ہے۔ پھر تم سب لوگ اپنے روپیہ کو لوگوں کی نظروں سے چھپا کر رکھتے ہو۔ کوئی ہمیانی بنا کر میں

باندھتا ہے۔ کوئی اور انتظام کرتا ہے۔ یہ بھی توریہ کہلاتا ہے۔ تم میں سے ہر شخص روزانہ اس پر عمل کرتا ہے اور پھر پوچھتے بھی ہیں کہ توریہ کیا ہوتا ہے۔ کہتے ہیں

ایک شاعر خاقانی گذرا ہے

وہ کسی چھوٹے سے گاؤں کا رہنے والا تھا مگر شاعر بڑے اعلےٰ پایہ کا تھا۔ اس نے کہیں بچپن میں سنا تھا کہ "بورانی" بڑا اعلےٰ اور لذیذ کھانا ہوتا ہے (بورانی بینگن کے بھرتے میں دہی ملا کر بنایا جاتا ہے) اس کو کھانے کا ہمیشہ شوق رہا۔ حالانکہ وہ کئی دفعہ یہ کھانا کھا چکا ہوگا۔ مگر اس کو پتہ نہ تھا کہ شہری لوگ اسی کو بورانی کہتے ہیں۔ اس کے دل میں ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ اگر بورانی مل جائے تو بڑے مزے لے لے کر کھاؤں گا۔ اتفاقاً ایک دفعہ وہ کسی بڑے شہر میں گیا اور وہاں اس کو کسی دعوت میں شمولیت کا موقعہ ملا۔ دعوت کے دوران میں نوکر چاکر بورانی کا ذکر کرتے رہے "یہ لینا بھئی بورانی"، "پکڑانا بھئی بورانی"، "فلاں صاحب کے آگے بورانی رکھ دو" یہ شاعر صاحب اسی انتظار میں رہے کہ میرے سامنے بورانی کب آتی ہے (حالانکہ وہ ایک پلیٹ صاف کر چکے تھے) دعوت ہو چکی تو انہوں نے کسی سے کہا کہ بھئی وہ بورانی کیا ہوتی ہے ہمارے سامنے تو کسی نے نہیں رکھی۔ اس نے کہا میرے سامنے تم نے ایک پلیٹ صاف کی تھی اور اب کہتے ہو بورانی کیا ہوتی ہے۔ شاعر نے کہا وہ تو بینگن کا بھرتہ تھا اور اس میں دہی ملا ہوا تھا۔ اس نے کہا یہی تو بورانی تھی اور بورانی کیا ہوتی ہے شاعر نے ایک آہ بھری اور کہا ؎

پس از سی سال ایں نکتہ محقق شد بہ خاقانی
کہ بورانی است بادنجان و بادنجان بورانی

اس بیچارے کو

تیس ۳۰ سال کے بعد پتہ لگا

کہ بورانی بینگن کے بھرتے کو کہتے ہیں حالانکہ وہ اسی بورانی کو سینکڑوں دفعہ کھا چکا تھا اسی طرح تم لوگ ہر روز توریہ پر عمل کرتے ہو اور پھر پوچھتے ہو توریہ کیا ہوتا ہے۔ ہمارے ملک میں دستور ہے کہ پاخانہ پیشاب کو جاتے ہوئے کہتے ہیں قضائے حاجت کو جا رہا ہوں اور یہ صرف چھپانے کے لئے ہی بولا جاتا ہے۔ حالانکہ حاجت کے معنے روپیہ کمانے کے بھی ہو سکتے ہیں۔ قضائے حاجت کے معنے کسی بیمار کے علاج معالجہ کے بھی ہو سکتے ہیں۔ اور کئی قسم کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے قضائے حاجت کے الفاظ بولے جا سکتے ہیں۔ پس عقل کا بھی

تقاضا ہے اور فطرت کا بھی تقاضا ہے کہ بعض باتوں کو چھپایا جائے۔ غرض

کذب یہ ہے

کہ ایک واقعہ جو نہیں ہوا اسے بیان کیا جائے اور یہ ناجائز ہے۔ اور جو بات مصلحت ضرورت اور شرم کے لحاظ سے بیان نہ کی جائے چاہے وہ انکار عمل سے

ہو چاہے قول سے اُسے توریہ کہتے ہیں۔ یہ جائز ہے۔ اور یہ توریہ ہر شخص روزانہ کرتا ہے۔ ہندو بھی کرتے ہیں۔ عیسائی بھی کرتے ہیں۔ اور سکھ بھی کرتے ہیں۔ باقی رہا تقیہ یہ شیعوں کی اصطلاح ہے اس کے معنے جھوٹ کے ہیں اور یہ بالکل ناجائز ہے ؛

وقفِ جدید ایک اہم ملکی ضرورت

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ احباب جماعت کو وقف جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تاکید فرماتے ہیں :-

"اگر جماعت وقف جدید کی طرف توجہ کرے تو اس سے نہ صرف ہم ملکی جہالت کو دور کر سکیں گے بلکہ بیماریوں کو دور کرنے میں بھی ہم ملک کی مدد کر سکیں گے۔ کیونکہ وقف جدید کے معلم تعلیم کے ساتھ ساتھ علاج معالجہ بھی کرتے ہیں اور اس سے ملک کی بیماریوں کو دور کرنے میں مدد مل رہی ہے" (الفضل ۲۵ ۱/۵۹)

اگر آپ نے ابھی تک وقف جدید کا چندہ ادا نہیں کیا تو جلدی کریں اور اس ملکی و دینی فریضہ میں حصہ لیں اور اگر چندہ اپنی حیثیت سے کم ادا کیا ہے تو مزید ادائیگی فرما کر حقیقی اخلاص و حب الوطنی کا ثبوت دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (ناظم مال وقف جدید ربوہ)

راہِ ایمان - احمدی بچیوں کی دینی تعلیم کیلئے ایک مفید رسالہ

(از حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ایک عرصہ سے اس بات کی بے انتہا ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ چھوٹی بچیوں کے لئے ایک رسالہ لکھا جائے۔ جسے پڑھ کر ان کو اسلام و احمدیت کے مسائل معلوم ہوں اور تاریخ سلسلہ سے واقفیت ہو۔ مرکز میں رہنے والی بچیوں کو تو سکولوں میں دینی تعلیم دی جاتی ہے۔ لیکن مرکز سے باہر رہنے والی بچیاں دینی تعلیم سے محروم رہ جاتی ہیں۔ سو اس غرض کو پورا کرنے کیلئے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ سال رواں میں ایک رسالہ لکھا جائے اور اس کو ناصرات الاحمدیہ کے لئے بطور نصاب مقرر کیا جائے۔ مکرمی شیخ خورشید احمد صاحب نائب ایڈیٹر الفضل نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے تعاون فرماتے ہوئے میری اس دیرینہ خواہش کو پورا فرمایا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور ایک رسالہ قلمبند فرمایا۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین

یہ کتاب خدا کے فضل سے شائع ہو چکی ہے۔ اس کی قیمت دس آنے ہیں۔ ہر احمدی گھر میں اس کا ہونا لازمی ہے۔ یہ کتاب ناصرات الاحمدیہ کا اس سال کا نصاب ہے ۔ ۔ ۔ ۔ اور اس کا امتحان ہر بچی کے لئے لازمی ہوگا۔ میں تحریک کرتی ہوں کہ لجنات اور جماعتیں بکثرت اس کتاب کو خریدیں اور اپنے بچوں کو پڑھائیں ۔

مریم صدیقہ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

واقفین کی ضرورت

وقفِ جدید انجمن احمدیہ کو ایسے مخلص واقفین کی ضرورت ہے جو کشمیری یا پشتو زبان سے واقفیت رکھتے ہوں۔ اسلام کے شیدائی ہوں اور اس راہ میں ہر قسم کی مشکلات برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ دینی علوم سے شغف اور واجبی واقفیت رکھتے ہوں۔ دیہاتی جماعتوں کی اسلامی رنگ میں تربیت کرنے کے اہل ہوں اور مالی مشکلات کے باوجود وفاداری۔ فروتنی اور بشاشت کے ساتھ اپنے عہدوں کو نبھانے کی طاقت رکھتے ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء (ناظم تعلیم وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست دعا۔ محترمہ اہلیہ چوہدری مہتاب الدین صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (قاضی محمد اسلم جانی۔ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ)

غیر مسلم مضمون نگاروں کے اسلام پر ایک اعتراض کا جواب

از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی

(۳)

گویا کہ مسئلہ تناسخ ہندو معاشرے کی حفاظت کے لئے ایک بہت بڑا قلعہ تھا۔ جو ہندوستانی استادوں نے شودروں کے ذہنوں کو ماؤف کرنے کے لئے تعمیر کیا تھا۔ اس سے ان کا منشاء یہی تھا کہ شودر کسی وقت یہ خیال کر کے کہ سورن ہندو انہیں انسانیت کے ابتدائی حقوق سے محروم کر کے ان پر سخت ظلم کر رہے ہیں۔ ہندو معاشرے کے خلاف بغاوت نہ کر سکیں اور اسی بات پر مطمئن رہیں کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں ان کے پچھلے جنم کے اعمال کے نتیجہ میں شودر بنایا ہے اور اس مقصد کے پیش نظر انہوں نے شودروں کے لئے تعلیم کے دروازے بھی بہت سختی سے بند کر دئے اور ان کے لئے ویدوں کے پڑھنے کی ممانعت کر دی اور کسی کو یہ حق نہ تھا کہ وہ "ایشوری گیان" پڑھ کر عالم فاضل بن سکے۔ اور ہندو معاشرے میں کوئی عزت کا مقام پا سکے یہ حقیقت ہے کہ قوموں کو علم کے ذریعہ شعور حاصل ہوتا ہے اور وہ اپنی حالت کو سدھارنے کی طرف متوجہ ہو جاتی ہیں اور جن قوموں نے تعلیم پا لی ان کی کایا ہی پلٹ گئی۔ اس سے سورن ہندوؤں نے ہندو معاشرے میں یہ قانون بھی داخل کر دیا کہ کوئی شودر وید نہیں پڑھ سکتا۔ اور اس سلسلہ میں اس حد تک پابندی کی گئی کہ بعض سمرتیوں میں یہاں لکھ دیا کہ اگر شودر کے کان میں بھی کسی وقت وید کے منتر کی کوئی آواز پڑ جائے تو اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈال دیا جائے۔ (گوتم سمرتی) اس کی وجہ یہی ہے کہ سورن ہندو رسبات کو پسند نہیں کرتے تھے کہ شودر تعلیم حاصل کر کے باشعور ہو جائیں اور اپنی قوم کو سدھارنے کے پروگرام عمل میں لا سکیں۔ اسلامی معاشرے میں اس قسم کی کوئی پابندی نہ تھی اور نہ اس میں علم کسی خاص قوم یا نسل سے ہی مخصوص کیا گیا تھا۔ اسلامی معاشرے میں تمام بنی نوع انسان کے لئے تعلیم کا حاصل کرنا ضروری قرار دیا گیا تھا۔ اور اس میں عورت مرد کی بھی کوئی تمیز نہ تھی۔ گویا کہ اسلام نے تمام نسل انسانی کے لئے ترقی کی راہیں کھول دی تھیں۔ نیز اسلام اس نظریئے کا بھی سخت مخالف تھا کہ کسی انسان کو یہ خیال کیا جائے کہ اسے جو کچھ بھی حاصل ہوا ہے وہ اس کے پچھلے جنم کے اعمال کا نتیجہ ہے۔ اس سے زیادہ اسے کچھ بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسلام نے تمام دنیا کو رحمٰن اور رحیم قادر مطلق پر ایمان لانے کی دعوت دی اور ہر شخص کے لئے اس کے فضل اور رحمت کے دروازے کھلے قرار دئے۔

پس جہاں تک بھارتی معاشرے اور اسلامی معاشرے کے ٹکراؤ کا تعلق ہے۔ ہمیں اس سے کوئی انکار نہیں اور ہم یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اسلامی معاشرے نے اس بھارتی معاشرے کے پرخچے اڑا دئے۔ جو عدم مساوات کا حامل تھا۔ اور جس نے کروڑوں انسانوں کو انسانی حقوق سے محروم کر رکھا تھا۔ اور ان کے لئے تعلیم اور ترقی کے راستے بھی جبراً بند کر رکھے تھے۔ لیکن قابل غور امر یہ ہے کہ ان دونوں مختلف اور متضاد معاشروں میں سے کون معاشرہ بنی نوع انسان کے لئے مفید اور سودمند تھا۔ اور اسلامی معاشرے کو اپنانے والے لاکھوں اور کروڑوں شودروں اور غیر شودروں کو ڈنڈے کے زور سے اس میں داخل کیا گیا تھا۔ یا وہ خود ہی رضاکارانہ طور پر اس میں جوق در جوق شامل ہو گئے تھے۔ اس بارہ میں ہم اپنی طرف سے مزید کچھ کہنے کی بجائے ایک بھارتی ودوان پرنسپل نرنجن سنگھ جی ایم ایس سی کا ایک ارشاد ہی دوہرا دینے پر اکتفا کرتے ہیں۔ پرنسپل صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ:-

"اسلام کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ اس میں مکمل سماجی مساوات پائی جاتی ہے۔ کئی سو سال پہلے جب مسلمان ہند میں آئے تو انہوں نے تبلیغ کا کام شروع کیا۔ چھوٹی جاتیوں کو اپنے گلے سے سماجی غلامی کی لعنت کا طوق اتارنے کا موقعہ میسر آیا اور وہ لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں مسلمان بن گئے۔"

(ترجمہ از رسالہ نویاں قیمتاں دہلی مارچ ۱۹۵۰ء)

ایک بھارتی ودوان مسٹر چونی لال جی ایم اے نے لکھا ہے کہ:-

"عربی پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے غلاموں کو اور مذہبی و سیاسی ظلم کے تختۂ مشق بدقسمت آدمیوں کو اپنا آزادی کا پیغام دیا جو اپنے زبردست نظام کی وجہ سے سندھ سے جبل الطارق تک تمام دنیا پر اثر ڈالنے والی تھی۔"

(مسلم راجپوت امرتسر ۲۳ جولائی ۱۹۲۲ء)

اس کے باوجود منوجی مہاراج کے چیلوں کا یہ شور مچانا کہ اسلام کی آمد چپ چاپ اپنی ڈگر پر چل رہے بھارتی معاشرے کے لئے ایک بہت بڑی مصیبت تھی اور مسلمانوں نے اپنے اقتدار کے زمانہ میں لوگوں کو تلوار کے زور سے اسلام میں داخل کیا تھا۔ اور انہیں اسلامی معاشرہ اپنانے پر مجبور کیا تھا اپنے بھارتی معاشرے کے مظالم کو چھپانے کے لئے ایک بہت ہی کمزور سہارا ہے۔ خود غیر مسلم اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ مسلمانوں نے اقتدار حاصل کرنے کے بعد کبھی بھی دوسری قوم کے معاشرے کو ظلم یا تعدی سے مٹانے کی کوشش نہیں کی۔ اس سلسلہ میں ایک ہندو ودوان کا یہ بیان قابل غور ہے:-

"اسلامی سلطنت جہاں بھی قائم ہوئی ہے۔ اس کا سب سے زیادہ اثر تمدنی ترقی پر ہوا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ قدیم ہندو مسلمانوں کے ماتحت نہ صرف امن و امان سے رہے۔ بلکہ سلطنت کے دست و بازو بنے کسی مسلمان حکمران نے ہندوؤں کے نظام معاشرت قانون اور مذہب کو برباد کرنے کی ہرگز کوئی باقاعدہ کوشش نہیں کی ۔۔۔۔۔۔ پندرھویں صدی تک مسلمان بالکل ہندوستانی بن چکے تھے ۔۔۔ مگر مختلف مذاہب کے معاشرے اور مذہبی نظام ایسے ... ہو گئے تھے کہ مسلمان انہیں غلط ملط کرنے کی کوشش نہ کرتے تھے مسلمان حکمرانوں کی دسہرے کے جلوسوں میں شرکت اور ہندو وزراء کے محرم کے جلوسوں کے انتظام کرنے کے دلخوش کن نظارے عام ہو گئے تھے۔"

(اخبار کیسری ۹ دسمبر ۱۹۲۳ء)

پس غیر مسلم مضمون نگاروں کا یہ اعتراض کہ اسلام نے جبراً دوسری قوموں کے معاشرے درہم برہم کر دئے بالکل غلط اور بے بنیاد ہے ہاں یہ درست ہے کہ غیر قوموں کے عدم مساوات پر مبنی معاشرے اسلامی مساوات کی تاب نہ لا کر خود ہی درہم برہم ہو گئے۔

پروفیسر روشن لال جی نے اپنے اس مضمون میں یہ بھی دعوےٰ کیا ہے کہ اسلام کی آمد سے قبل بھارت کا معاشرہ چپ چاپ بغیر کسی اتار چڑھاؤ کے اپنی ڈگر پر چل رہا تھا۔ گویا کہ مسلمانوں کے آنے سے قبل ہندوستان کے باشندے نہایت امن اور سکون کی زندگی گزار رہے تھے۔ لڑائی فساد یا بدامنی کا کہیں نام و نشان بھی نہ تھا۔ جہاں تک حقائق کا تعلق ہے۔ پروفیسر صاحب موصوف کی یہ بات سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔ ہندوستان کی قدیمی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ اس ملک میں شاید ہی کبھی صحیح معنوں میں امن قائم ہوا۔ نیز اسلام کے آنے سے قبل ہندوستان کے باشندے جس معاشرے کے حامل تھے۔ وہ کوئی قدیمی یا ہندوستان کا اصل معاشرہ نہ تھا۔ پروفیسر روشن لال جی کو یہ بات خود بھی مسلم ہے کہ ہندوستان ہمیشہ سے ہی بیرونی حملہ آوروں کی آماجگاہ بنا رہا۔ اور پنجاب کا خطہ تو ہر حملہ آور کی لپیٹ میں سب سے پہلے آتا رہا اور بعض حملہ آوروں کے حملے تو عموماً پنجاب کی حد تک ہی محدود ہوتے رہے جیسا کہ ان کا اپنا بیان ہے:-

"شمال مغربی دروں کے ذریعہ بدیشی حملہ آوروں کے جتھوں کے جتھے ہندوستان پر حملہ آور ہوتے رہے اور ان جتھوں میں یکے بعد دیگرے آنے والے آریہ یونانی ستھئین۔ کشن۔ ہن۔ عرب اور ترک وغیرہ شامل تھے۔ جنہوں نے پنجاب کو ہی اپنا وطن بنا لیا اور امن کی زندگی بسر کرنی شروع کر دی۔ اور اس طرح پنجاب ایک ایسی کٹھالی بن گیا کہ جس میں پڑ کر بے شمار نسلیں گھل مل گئیں اور ایک نئی پنجابی نسل بن گئی۔"

(ترجمہ از پریت لڑی اکتوبر ۱۹۶۰ء)

پروفیسر صاحب نے اپنے اس مضمون میں یہ تسلیم کیا ہے کہ ہندوستان پر حملہ کرنے والے بدیشی حملہ آوروں کی صف اوّل میں صرف آریہ لوگ تھے اور انہوں نے سب سے پہلے ہندوستان پر حملہ کر کے اپنا قبضہ جما لیا تھا۔

— (باقی)

درخواست دعا

مکرم منشی محمد الدین صاحب ٹھیکیدار بھلوال ضلع سرگودھا عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ آج کل انہیں زیادہ تکلیف ہے بزرگان سلسلہ و احباب دردِ دل سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

احمدیت سے ایک سکھ ودوان کی عقیدت

(از عباد اللہ صاحب گیانی)

مشرقی پنجاب کے ایک تعلیم یافتہ سکھ گیانی بلونت سنگھ جی نے جو خود بھی ایک اچھے مصنف اور صحافی ہیں خاکسار کے بعض گورمکھی تبلیغی ٹریکٹ پڑھنے کے بعد مزید لٹریچر طلب کیا تھا۔ ان کی خواہش پر انہیں قادیان سے بھی اور ربوہ سے بھی احمدیہ لٹریچر ان کی خدمت میں ارسال کیا گیا۔ جس کا مطالعہ کرنے کے بعد انہوں نے اپنی تازہ چٹھی مؤرخہ ۳/۱۱/۶۰ میں احمدیت سے متعلق عقیدت مندرجہ ذیل الفاظ میں ظاہر کی ہے:-

"اسلام کو یہ فخر ہے کہ اس میں پاک۔ مقدس اور پارسا جماعت احمدیہ وجود میں آئی ہے جس نے کل دنیا تمام بنی نوع انسان کو پیار کر کے خدا کی مخلوق کا احترام کیا ہے۔ یہ اسلام اور جماعت احمدیہ کی بہت بڑی خوبی ہے۔ میں جماعت احمدیہ کی تعلیم سے بے حد متاثر ہوا ہوں۔ میں خود بھی عام گفتگو میں یہ بیان کیا کرتا ہوں کہ اسلام مذہبی نقطۂ نگاہ سے ہم سکھوں کے ہندوؤں کی نسبت کہیں زیادہ قریب ہے۔ دونوں مذہبوں کے جملہ دیوی دیوتاؤں اور مڑھیوں۔ قبروں۔ پیروں۔ فقیروں کو چھوڑ کر صرف خدائے واحد پر بھروسہ کرنا بت پرستی نہ کرنا وغیرہ خاص پہلو ہیں اور باہمی اتحاد کے بہت بڑے سبب ہیں۔ میں پھر یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جماعت احمدیہ کی تعلیم کل دنیا کے بزرگوں کا احترام کرنا ایک بہت بڑی خوبی ہے۔

آپ کا مرسلہ جماعت احمدیہ کا لٹریچر پڑھتے ہوئے خود بخود یہ خیال پیدا ہوا کہ کہاں ہندوؤں کا آریہ سماج جس نے کل دنیا کے بزرگوں کی توہین کرنا اپنا نصب العین بنایا ہوا ہے اور کہاں جماعت احمدیہ جس نے تمام دنیا کے برگزیدہ لوگوں کا احترام کر کے بہت بڑا ثواب حاصل کیا ہے۔

آخر میں خدا تعالے کے حضور دعا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کو اپنے نیک مقاصد میں کامیاب کرے۔"

(داس بلونت سنگھ گیانی موضع و ڈاکخانہ کوٹھا گورو ضلع بھٹنڈہ)

جماعت احمدیہ پشاور کا ایک جلسہ

جماعت احمدیہ پشاور کا ایک خصوصی اجلاس زیر صدارت مکرم چوہدری رکن الدین صاحب پریذیڈنٹ حلقہ شمالی مورخہ ۱۰/۱۱/۶۰ بروز جمعرات بعد نماز مغرب بمکان ڈاکٹر مبارک احمد صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مولانا چراغ دین صاحب مربی سلسلہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

تقریر کے بعد حاضرین کو سوالات کا موقع دیا گیا۔ چنانچہ قریباً نصف گھنٹہ سوال وجواب کا سلسلہ جاری رہا۔ دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب نے تمام حاضرین کی چائے سے تواضع کی۔ خدا تعالے کے فضل ورحم سے جلسہ بہت کامیاب رہا۔

(نیاز قطب احمد بٹ)

لاڑکانہ میں تربیتی جلسہ

یکم نومبر کو جماعت احمدیہ لاڑکانہ کی طرف سے بعد نماز مغرب ایک تربیتی جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ جماعت کے دوستوں کے علاوہ شہر کے معززین نے بھی اس جلسہ میں شرکت فرمائی۔

مکرم مولوی قمر الدین صاحب نے جماعت کے دوستوں کا دینی معلومات اور نماز سادہ اور باترجمہ کا جائزہ لیا۔ اور اس کے بعد جماعت کے دوستوں کو اپنی دینی معلومات میں اضافہ کی تلقین کی۔ بعد ازاں مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر اصلاح وارشاد اور مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقاریر فرمائیں۔ اور اس کے بعد خاکسار نے سب دوستوں کا خصوصاً شہر کے معززین کا جو اس جلسہ میں تشریف لائے تھے شکریہ ادا کیا اور جلسہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

(عبد الرشید ارشد خالد مربی جماعتہائے احمدیہ خیرپور ڈویژن حلقہ غربی)

درخواست دعا

میرا چھوٹا بھائی بشیر الدین قمر بیمار ہے۔ نیز میری والدہ صاحبہ عموماً بیمار رہتی ہیں۔ اور ہمارے ایک نوکر نے آنکھوں کا اپریشن کروانا ہے۔ ان سب کے لئے احباب کرام و درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔ (وسیمہ قدسیہ بنت ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے درویش قادیان حال نیاز نگر گسوپال ضلع منٹگمری)

میرپور آزاد کشمیر میں صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی آمد

صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کوٹلی آزاد کشمیر سے بذریعہ بس مولوی محمد دین صاحب شاہد مربی مقیم کوٹلی کے ہمراہ میرپور تشریف لائے۔ اڈہ لاریاں پر احباب جماعت استقبال کے لئے موجود تھے۔ پروفیسر قاضی برکت اللہ صاحب ایم اے نے آپ کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے اور احباب سے تعارف کرایا۔ کیپٹن ڈاکٹر احمد دین صاحب نے آپ کے اعزاز میں عصرانہ کا اہتمام کیا جس میں بہت سے معززین شامل ہوئے۔ نماز مغرب کے بعد ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں احباب جماعت کے علاوہ کالج کے طلبہ نیز دیگر غیر از جماعت حضرات نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم قاضی محمد برکت اللہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ جواباً آپ نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ نیز کیپٹن ڈاکٹر محمد دین صاحب نے بھی صدارتی تقریر فرمائی۔ اجلاس کے اختتام پر سوال وجواب کا موقع دیا گیا۔

اگلے دن صاحبزادہ موصوف مکرم پروفیسر قاضی برکت اللہ صاحب کی معیت میں نیو میرپور شہر کی جگہ دیکھنے تشریف لے گئے۔ دوپہر کے کھانے کا اہتمام مکرم پروفیسر قاضی برکت اللہ صاحب ایم۔ اے نے کیا جس میں کالج کے پرنسپل۔ وائس پرنسپل۔ پروفیسر صاحبان۔ منگلا ڈیم کے انجینئر نیز دیگر حضرات نے شمولیت کی۔ (میرزا محمد یوسف سیکرٹری جماعت احمدیہ میرپور آزاد کشمیر)

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے مخلصین جماعت کا جوش

"زندہ اور مرحوم بزرگوں کی طرف سے چندہ پیش کرنے کا ذوق شوق"

اخبار الفضل کی مختلف اشاعتوں میں قارئین حضرات ایسی نیک مثالیں آئے دن ملاحظہ فرماتے رہتے ہیں کہ اکناف عالم میں مساجد تعمیر کروانے کی تحریک جاری فرمودہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود پر جماعت کے مخلص اور مخیر احباب بڑے ذوق وشوق سے لبیک کہتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ چنانچہ ایک مخلص دوست مکرم میجر بشیر احمد صاحب پراچہ سرگودھا کا مکتوب گرامی معہ ۹۰۰/- روپیہ کا چیک برائے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) ملا ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے:-

(۱)	از طرف میاں محمد امین صاحب پراچہ مرحوم	۳۰۰/- روپے
(۲)	از طرف فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ " " "	۳۰۰/-
(۳)	از امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ میجر بشیر احمد صاحب پراچہ	۳۰۰/-
	کل	۹۰۰/- روپے

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے ان کے کاروبار میں برکت نازل فرمائے اور انہیں اپنے پاکیزہ عزائم میں کامیابی بخشے اور مرحوم بزرگوں کو جنت الفردوس میں اعلے مقام عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اعلان دار القضاء

مکرم سردار رحمت اللہ صاحب احمدی پروپرائٹر سردار واشنگ فیکٹری ربوہ نے مکرم میاں محمد عبد اللہ صاحب احمدی ڈاکیہ سابق پوسٹ مین ربوہ سے ایک رقم دلانے کی درخواست دی تھی۔ اس درخواست کا فیصلہ کیا گیا ہے کہ مکرم محمد عبد اللہ صاحب مذکور مبلغ ۱۳/۴ روپے مکرم سردار صاحب موصوف کو ادا کریں۔ اگر کوئی فریق اس فیصلے کی منسوخی کی درخواست دینا چاہے تو ایک ماہ تک دے سکتا ہے۔ چونکہ معمولی طریق سے فریقین کو اطلاع نہیں دی جا سکی۔ اس لئے اعلان بذا کیا گیا۔

(ناظم دار القضاء)

جلسہ سالانہ پر آنے والی مستورات کے لئے ضروری اعلان

تمام مہمان مستورات جلسہ سالانہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ جو بہنیں قیام گاہ مستورات میں ہمارے انتظام کے ماتحت ٹھہریں۔ وہ ایک گلاس۔ ایک پلیٹ اپنے ہمراہ لائیں تا کہ وہ ان کے ذریعہ اپنی ضروریات پوری کر سکیں۔

دوسری بات جس کی طرف بہنوں کو توجہ دلائی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ مہمان مستورات میں سے جن بہنوں یا لڑکیوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت میں حصہ لینا ہو وہ اپنے نام جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ تا کہ لجنہ کا رکنات میں ان کے نام درج کئے جا سکیں۔ یہ وضاحت ضرور کریں کہ آیا آپ نے جلسہ گاہ میں کام کرنا ہے یا کھانا کھلانے میں ڈیوٹی دینی ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جاتی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۸۶۰ :- میں احمد الدین ولد نور ماہی صاحب قوم راجپوت پیشہ کمیشن ایجنٹ عمر ۵۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء سمبڑیال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۸/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے ایک مکان پختہ واقع سمبڑیال ضلع سیالکوٹ جس کی قیمت ایک ہزار روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مگر میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰ روپے ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز بوقت وفات میری جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کی مد میں ... کروں گا تو اس قدر رقم اس کی قیمت سے منہا کر دی جائے گا

العبد :- احمد الدین ولد نور ماہی قوم راجپوت ساکن سمبڑیال۔ ضلع سیالکوٹ بقلم خود

گواہ شد :- سراج الدین پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ

گواہ شد :- محمد امین امیر جماعت ہائے احمدیہ سمبڑیال تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

نمبر ۱۵۸۶۱ میں غلام فاطمہ زوجہ میاں احمد دین صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۸ھ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمبڑیال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۸/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں گی تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

مبلغ یکصد روپے نقد میرے پاس موجود ہیں کانٹے وزنی دو ماشے قیمتی /۲۰ روپیہ ہیں (طلائی) میری شادی چھوٹی عمر میں ہو گئی تھی۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ میرا مہر ایک ہزار روپیہ مقرر ہوا تھا میرے خاوند کی مالی حالت بہت خراب رہتی اور تجارت میں نقصان ہوتا رہا۔ بدین وجہ میں نے مہر اپنے خاوند کو معاف کر دیا تھا۔ مگر صدر انجمن احمدیہ کا حصہ وصیت میں خود ادا کروں گی اس طرح کل جائیداد مبلغ -/۱۱۲۰ روپے کی بنتی ہے اس کے علاوہ میں ہاتھ سے سلائی کا کام کرتی ہوں۔ جس کی مزدوری مبلغ پانچ روپے ماہوار بن جاتی ہے۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائیداد اور ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامتہ - غلام فاطمہ موصیہ

گواہ شد - احمد دین ولد نور ماہی خاوند موصیہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ

گواہ شد - محمد امین امیر جماعت احمدیہ حلقہ سمبڑیال تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

نمبر ۱۵۸۶۲ میں بشیر بیگم زوجہ فضل عمر قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۱۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن چہان ضلع کیمبلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۹/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ دو صد روپیہ -/۲۰۰ ہے۔ جو کہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیور طلائی کانٹے وزن ایک تولہ ایک رتی ہے جس کی قیمت اندازاً تقریباً یکصد بتیس روپے -/۱۳۲ ہے۔ ایک عدد مشین سلائی پرانی جس کی قیمت مبلغ ساٹھ روپے ہے کل میزان تین صد بانوے روپے بنتی ہے۔ جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں۔ یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے

منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی لیکن میرا گذارہ اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت بطور جیب خرچ دس روپے خاوند سے ماہوار ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ فقط۔ راقم الحروف فضل عمر خاوند موصیہ ۸/۹/۶۰ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامتہ بشیر بیگم زوجہ فضل عمر موضع چہان ضلع کیمبلپور حال واہ کینٹ

گواہ شد - سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم کارکن دفتر وصیت ربوہ ۸-۹-۶۰

گواہ شد - فضل عمر بقلم خود خاوند موصیہ موضع چہان ضلع کیمبلپور حال پوسٹ مین واہ کینٹ ۸/۹/۶۰

صنعتی ترقیاتی کارپوریشن سالانہ بیس کروڑ سرمایہ لگائے گی

یورپی ممالک سے مشینری خریدنے کے سمجھوتے

کراچی ۱۶ ر نومبر۔ پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے چیئرمین لفٹیننٹ حاجی افتخار احمد نے کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ پاکستان کارپوریشن کے دوسرے پانچ سالہ منصوبے کے تحت صنعتی ترقی کے مقررہ مقاصد کو پورا کرنے کے لئے بیس کروڑ روپے سالانہ کا سرمایہ لگائیگی

آپ نے بتایا اس سے پہلے اس سلسلہ میں پندرہ کروڑ روپے سالانہ کا سرمایہ لگانے کا فیصلہ کیا گیا تھا، لیکن اس رقم میں پانچ کروڑ روپے سالانہ کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔

کارپوریشن کے چیئرمین نے کہا " دوسرے منصوبے کے سرمائے کی مد کے اخراجات کا دسواں حصہ یعنی دو ارب روپے سے زائد رقم کارپوریشن دے گی۔ اس میں سے پانچ ارب پچیس کروڑ روپے مشرقی پاکستان میں اور اڑتالیس کروڑ ساٹھ لاکھ روپے مغربی پاکستان میں لگائے جائیں گے . . .

. . . .

لفٹیننٹ جنرل حاجی افتخار احمد نے کہا میں نے یورپ میں اپنے حالیہ دورے کے دوران کئی ممتاز فرموں سے نئی مشینری کی خریداری کے سودے کئے ہیں۔

کارپوریشن کے چیئرمین نے کہا " میں نے پٹ سن کی مشینری تیار کرنے والی برطانیہ کی سات ممتاز فرموں سے پٹ سن کے چار کارخانوں کے لئے ایک ہزار کرگھے خریدنے کے سمجھوتے کئے ہیں۔ جو مشرقی پاکستان میں نصب کی جائینگی

عراق میں الجزائری ہوابازوں کی تربیت

بغداد ۱۵ نومبر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ نو الجزائری نوجوان فوجی اکیڈیمی میں ہوابازی کی تربیت حاصل کرنے کے لئے بغداد پہنچ گئے ہیں اس سے پہلے ایکسو سے زائد الجزائری عراق کی فوجی اکیڈیمی میں تربیت حاصل کر رہے ہیں۔

ترکیہ کی سابق قومی اتحاد کمیٹی کے ایک رکن فرار ہوگئے!

چودہ برطرف ارکان کو غیر ملکی سفارتوں میں بھیجنے کی تجویز

انقرہ ۱۶ ر نومبر ترکیہ کی سابق قومی اتحاد کمیٹی کے جن چودہ ارکان کو الگ کیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک رکن میجر اوروان ارکنلی فرار ہو گئے ہیں۔ اس مفرور افسر کو تلاش کرنے کے لئے ترکیہ کے فوجی حکام نے استنبول اور انقرہ کے درمیان سڑکوں پر کیارہ جگہ ناکہ بندی کر دی ہے۔

ایک باوثوق ذریعہ نے بتایا کہ ترکیہ کے سربراہ جنرل جمال گرسل نے جن چودہ ارکان کو کمیٹی سے الگ کیا ہے ان میں سے صرف یہی ایک افسر ایسے تھے جو کمیٹی توڑنے کے اعلان کے وقت انقرہ سے باہر تھے۔ میجر ارکنلی جو سابق قومی اتحاد کمیٹی کے سیکرٹری جنرل تھے اس وقت استنبول میں کمیٹی اور سابق حکومت کے ارکان کے خلاف جزیرہ یاسیدا میں مقدمے کی سماعت کرنے والی ہائی کورٹ کے درمیان رابطہ سروسز کے سربراہ تھے۔

دریں اثنا باخبر ذرائع نے بتایا وزارت خارجہ نے برطرف افسروں کو یہ تجویز پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے کہ وہ مختلف ترک سفارت خانوں میں "فنی مشیروں" کی حیثیت سے باہر چلے جائیں حالانکہ ہی میں بیس ایسے مشیروں کی اسامیاں پیدا کی گئی ہیں۔ تاہم جو افراد ایسی اسامیوں کیلئے نامزد کئے جائیں گے انہیں باقاعدہ سفارتی سروس میں شامل نہیں کیا جائے گا۔

سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ کے زونل ٹورنامنٹ

بقیہ صفحہ اوّل

والی بال کا دوسرا میچ گورنمنٹ کالج سرگودہا اور گورنمنٹ کالج میانوالی کے درمیان کھیلا گیا۔ اس میں دو گیمیں ہوئیں۔ دونوں گیموں میں گورنمنٹ کالج سرگودہا نے ۱۵-۴ اور ۱۵-۸ پر کامیابی حاصل کر کے یہ میچ جیت لیا۔ والی بال کے ہر دو میچوں میں ریفری کے فرائض پاکستان والی بال ٹیم کے کوچ چوہدری محمد شریف صاحب نشتر اور والی بال کے نامور کھلاڑی مسٹر سمیع اللہ نے ادا کئے۔

فٹ بال

فٹ بال کا پہلا میچ گورنمنٹ کالج جھنگ اور گورنمنٹ کالج میانوالی کے درمیان ہوا۔ یہ میچ گورنمنٹ کالج جھنگ نے دو گول پر جیت لیا۔ دونوں گول علی الترتیب گورنمنٹ کالج جھنگ کے منظور حسین اور خورشید احمد نے سکور کئے۔

فٹ بال کا دوسرا میچ جو ٹی۔ آئی کالج ربوہ اور گورنمنٹ کالج سرگودہا کے درمیان ہوا بہت کانٹے کا میچ تھا دونوں ٹیمیں مقابل کی تھیں۔ دونوں نے بہت شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا اور مقررہ وقت کے اختتام تک ایک دوسرے کو سبقت لے جانے کا موقع نہیں دیا آخر مقررہ وقت کے اختتام پر کھیل کے لئے مزید بیس منٹ دئے گئے اس میں پہلے دس منٹ کے اندر اندر ٹی۔ آئی کالج نے مدمقابل پر ایک گول کر کے سبقت حاصل کر لی۔ مدمقابل کی ٹیم آخر تک یہ گول نہ اتار سکی۔ چنانچہ میدان ٹی آئی کالج ربوہ کے ہاتھ رہا۔ اس میچ کا واحد اور فیصلہ کن گول ٹی۔ آئی کالج کے منور باجوہ نے کیا۔

ان میچوں میں ریفری کے فرائض فٹ بال کے نامور کھلاڑی چوہدری آر ایم چیمہ صاحب نے ادا کئے۔

آج فائنل میچ کھیلے جا رہے ہیں۔

سکھر کے شہریوں کی طرف سے ایک لاکھ کا چیک

سکھر ۱۷ نومبر۔ ڈپٹی کمشنر سکھر مسٹر جمشید خان نے سکھر کے شہریوں کی طرف سے شرقی پاکستان کے طوفان زدگان کی مدد کے لئے ایک لاکھ روپے کا چیک کل شام صدر ایوب کو پیش کیا۔

درخواست دعا

میرے چھوٹے لڑکے ملک محمد خورشید کا چند دن ہوئے گنگارام ہسپتال لاہور میں پتے کا اپریشن ہوا تھا جو کامیاب رہا۔ مگر اپریشن کے بعد اچانک سے کھانسی آ جانے سے زخم کے ٹانکے ٹوٹ گئے جس کی وجہ سے اسے تکلیف ہے۔ اب ٹانکے دوبارہ لگائے گئے ہیں احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں خاص طور پر اس بچے کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک فضل حسین احمدی مہاجر ربوہ)

لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

نہیں ہوتے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے وہ پروگرام تجویز کیا ہے جس کا اشارہ وانا لہ لحافظون میں ملتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ ہر خطرناک اور نازک موقع پر دنیا کی رہنمائی مجددین کے ذریعہ کرتا رہے گا۔ اور موجودہ پر آشوب زمانہ میں جب کہ ظہر الفساد فی البر والبحر کا عالم ہے اس نے جری اللہ فی حلل الانبیا کو مبعوث کر کے ہماری رہنمائی فرمائی ہے جس نے ہمیں پورے اسلام کی طرف دعوت دی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے جس نے ایک جماعت کھڑی کی ہے جو پورے اسلام کی تجدید احیا اور تبلیغ و اشاعت کے لئے وقف ہے۔